تنقید و تبصرہ

تذکار شہید مرتبہ جناب عبدالاحد خاں صاحب ندیم کوموی تقطیع ۱۷×۲۷/۸، صفحات ۲۴۰
ناشر:۔ گوشۂ ادب ٹوبہ ٹیک سنگھ، ضلع لائلپور۔ کاغذ متوسط، طباعت ناقص
قیمت مجلد مع گردپوش۔ چار روپے

تیرھویں صدی ہجری کے وسط میں خالص کتاب و سنت پر مبنی نظام حکومت کے قیام کے لئے جو ہندوستان گیر جدوجہد علمائے کرام نے شروع کی تھی حتیٰ کہ اس راہ میں انکی اکثریت مرتبہ شہادت سے سرفراز ہوئی —— اس کا دل اگر حضرت سید احمد صاحب شہیدؒ تھے تو بلاشبہ مولانا محمد اسمٰعیل شہیدؒ اس کا دماغ تھے۔ الحمدللہ کہ اب حضرت سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تذکرے پر کافی ضخیم اور محققانہ کتابیں اردو میں آچکی ہیں لیکن مولانا محمد اسمٰعیل شہید پر مستقلاً اور تفصیلاً لکھنے کی ضرورت ابھی باقی ہے۔ اگرچہ حیات طیبہ اور اس قسم کی بعض کتابیں موجود ہیں لیکن اس عظیم شخصیت کا حق ادا کرنے کے لئے اس پر کام کی ابھی مزید ضرورت ہے، جناب ندیم صاحب کوموی نے اسی ضرورت کو محسوس کر کے یہ عمدہ اور قیمتی کتاب پیش کی ہے۔ جو بعض حیثیتوں سے اپنی پیش رو کتابوں پر فوقیت رکھتی ہے۔

ابتدا میں "پیش لفظ" کے بعد آپکے دور کے ہر قسم کے حالات کا جائزہ لیا گیا ہے (صـ۱۲ تا ۲۹) جس سے اس مجاہدانہ تحریک کا پس منظر سمجھنے میں کافی مدد ملتی ہے۔ "خانوادہ شہیدؒ" کے عنوان سے حضرت شاہ ولی اللہؒ کے خاندان کا تعارف (صـ۳۳ تا ۴۳) اس کے بعد متعدد مختلف عنوان ہیں مثلاً "شاہ اسمٰعیل شہیدؒ (صـ۴۴ تا ۶۷) "سکھ تاریخی واقعات کی روشنی میں" (صـ۶۸۔۷۵) "شاہ شہید کی بیعت" (صـ۷۶ تا ۸۰) "حضرت سید احمد بریلوی" (صـ۸۱ تا ۸۹) "دعوتِ اصلاح و تجدید" (صـ۹۰ تا ۱۰۸) "سرگذشت جہاد" (صـ۱۰۹ تا ۲۱۰) "شاہ شہید (مولانا محمد اسمٰعیل) کی حیات پاک پر طائرانہ نظر" (صـ۲۱۱ تا ۲۱۷) "اذکار و افکار" اور "فہل من مدکر" (صـ۲۱۸ تا ۲۴۰) ہر موضوع کو محنت، دیدہ وری اور ایمانی جذبہ سے لکھا گیا ہے۔ زبان میں اچھی خاصی ادبی چاشنی بھی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ندیم صاحب کو دلِ حساس کے ساتھ قلم کی خوبی سے بھی نوازا ہے۔ ع اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

یہ تو نہیں کہا جاسکتا، اور نہ مؤلف ہی کا یہ دعوےٰ ہے کہ اس موضوع پر یہ کتاب حرف آخر ہے تاہم